
REGISTERED
LUCKNOW
1930
OUDHPUNCH
1930

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی طرح نہیں ہوتی، نہ ہی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ... مضمون کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک سطور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے ... اس کی تقلید بھی کرتے ہیں گو یہی اودھ پنچ صرف اپنی فصاحت، مذاق اور متانت سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ جائیے۔ ... صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ ... فرق ہے ... افادات کی جہت ... ادبی نکات، سیاسی، اخلاقی ... پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے ... نہیں ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جاسکتی ہے یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور وہ ... ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں لہذا بہتر ہے کہ آپ کم از کم تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ... کر ایک سال تک بن جاسکتے ہیں۔ ورنہ ... ہندوستان ... ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ نسب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کال کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تین نمبر ... نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات خوش فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا ہم کو تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ آیا تو زیادہ ... نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا ... خریداری منظور ہو تو اطلاعی خط کا جواب ... جس کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات ... منیجر اودھ پنچ کا نام ... متعلق جو خط و کتابت ... نمبر خریداری ...

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی اصلاح کے ... واپس ... شائع نہ ہوں گے ان کی واپسی ... ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۵ — نمبر ۱

مضامین

۱۳ جنوری ۱۹۳۰ء

پہلے بھی رودو دیگرے ہی آیا
سنتے بھی رودو دشمنے ہی آیا

ساقی نامہ نو

(بزبان گیت ددہ)

ساقی ..... ساآآآ قی -- لا پیالہ لا کا ساو۔ بادہ ابھر [illegible] بشکیرا۔ سید دے آ شراب دے۔ کباب دے۔ داغ جگر دے۔ چنگ و رباب دے۔ خانہ خراب دے۔ شباب دے۔ پیاد کر دار دستا ذرا۔ وہی وہی شیشے کی پری۔ وہی وہی اسے ہاں وہی تخنے کی بھری۔ دشمن دین و مدد دے دشکری۔ دل ذرا۔ ہوش ربا۔ انقلاب پیری رعنائی۔ ناز ندگانی۔ دبیلے شادمانی۔ جلد لن ترانی۔

ساقی۔ ساآآآ قی۔ مست دالے متوالے بہت والے حکمت والے۔ ساقی۔ جہالت والے بیابت والے شجاعت والے قناعت والے ساقی۔ چل دے جلا دے۔ لا دے۔ لا دے ساقی۔ ساآآآ قی۔ آ نہیں گیا۔ نہیں آیا۔ سا نہیں گیا رہنہیں آیا۔ [illegible] داری ہے طرحداری ہے۔ جریدہ کی سادی ہے [illegible] ہیں جلدی ہی سی۔ نہیں آئی سی۔ دور کا تیور ہے باخصمان کی سیر ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] آئی دکھوا دی آئی ہی کا [illegible] کا خطرہ ہے۔ [illegible] ساقی پو پچھا ساقی۔ ساآآآ قی۔ ساقی۔ ساآآآ قی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

داغ مردی ساقی ساآآآ قی۔ ساقی ساآآآ قی مولی ساقی۔ عراقی ساقی۔ [illegible] ساقی [illegible] ساقی دے [illegible] ساقی۔ ساقی [illegible] لرکا ہنگام ہے مال نہیں کہ [illegible] گمگام ہے۔ مینا نہ خانہ سا [illegible] جام [illegible] ادکر۔ ساقی [illegible] [illegible] تشنگی ہے [illegible] [illegible] تشن کی۔ ہوا سو ہے [illegible] ہے۔ [illegible] ہے دے بیشی حرام ہے۔ ابھی [illegible] ختم کلام [illegible]

نثار بیخواہ

نوٹ۔ حضرت [illegible] کا نظم ساقی نامہ آئندہ نمبر میں شائع ہوگا۔ بہت افسوس ہے کہ سال کا پہلا پرچہ طولانی [illegible] شائع ہوا ہے مجبوریوں کا رونا ضرور خوشدل حضرات ناپسند فرمائیں گے۔ مگر [illegible] خوشدلی بہ یہ بھی داخل ہے کہ [illegible] کے نال دیجیے۔ ۱۲ اور ۲ کا پرچہ [illegible] شائع ہوگا انشاء اللہ [illegible] والعنتہ علی الشیطان [illegible]

کہ تعجیل کار شیاطین بود

فیجر

مولانا پنچ اور [illegible] کی آپ [illegible]

پنچ۔ کیوں جی آ [illegible] [illegible] [illegible] مولانا پنچ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک خسف [illegible] آج [illegible] [illegible] صاحب سے ساقیاں [illegible] ابھی [illegible] نہیں کیا۔

[illegible] نہیں [illegible] ہے۔ کیا آپ نے اس [illegible] شیطان کہا ہے کہ تصور [illegible] اس فریب کا [illegible] آپ نے نہیں دیکھی۔ [illegible] صاحب [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible]

[illegible] آدمیوں کے اپنے ذمہ کسی الزام کا [illegible] ناگوار ہوتا ہے۔ ایک صاحب فرماتے ہیں ؎

[illegible] گرداں [illegible]

[illegible] بزرگ [illegible] ہیں ؎

[illegible] زمانہ [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] دیکھیے [illegible] [illegible] تصور کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کسی کے [illegible] [illegible] اپنا عیب [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] کے ہاتھ سے [illegible] [illegible] [illegible] آسمان کو [illegible] [illegible] عنایت کرنے [illegible] [illegible] ہے ؎

[illegible] [illegible]
کوئی [illegible] ہے اس [illegible] ہیں

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] [illegible] ایک [illegible] سے سوال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سوال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پنچ آپ کا [illegible]

ہمسایہ کبھی زمانہ دوست وقت ناگردش چرخ کا شکوہ ہوا ۔ ایک ٹھیک وقت جو حضرت گفتگو تمام ہو چکے آپ نے جھٹ سے تسلیم کر لیا کہ ہاں جو کام بعض زمانہ بھی ایسا ہی تھا اس لئے وہ کہوں ہم ستم زماں کے کت ان ایام میں کالاو ایل و رحمن ہے ؎

حضرت حق کا جو نہ شئے تھے وہ بھی دوحمی ہاں کہ گردش چرخ سے پاک ہوئے وہ اُستاد بکھی [illegible] بیلا آپ کو حضرت کا ایک شعر تھے جو آج آپ سے مذاکرے ہیں ہو جائے ۔ ہاں حضرت کے نقش ہست کا انکھیں ضرور بگڑا تو کیا ہماری کا دور اس الزام دیا ہے ؟ پولیس کی حضرت ہمارے زمینی کر دی ہیچ و جا اثرو نے ملائی آ ملادی ۔ کالی زلیس صاحب کے مکرم نہ بکھر گیا تو کیا زمانہ کوئی ہمارا بارزنہ ہے ۔ زندگی صب کی کتابیں اٹھا کے دیکھئے تو کسی اسباب و علامات میں کہیں بھی ہمارا زمانے کی علت گردش زمانہ قرار دی گئی ہے ؟ وہاں تو سازش ادنی و ترقی ۔۔۔ خطرات اعضا جانے کون کون سی تحصیں [illegible] کی گئی ہوئی ہیں ۔ شاید جناب چرخ آسا حکمت نصاب نے بیماری پہیوں کا نام سن کے زمانہ بھی اسباب سے بیماریوں کا تعلق دھونڈ نکالا ۔ یہ ہم سلسلہ دیکھ اخبار روزنامہ بھی ایک تپ کا نام ہے اس سے دھوکا ہوتا ہے کہ شب روز میں زمانے کی بیماری [illegible] آمات لہذا مفسوران بیماریوں میں زمانے گردش کی [illegible] ہے ملا کی غلط ہے ۔ میں واقف بھی نہیں کہ حکمت بیماریاں کب آتی ہیں کب جاتی ہیں کیسے اور آتی ہیں کیسے جاتی ہیں کیا پیتی ہیں کیا کھاتی ہیں ۔ کس پر اپنا وار کرتی ہیں کس سے منہ موڑتی ہیں ۔ خلاصہ کلام ہندوستان اپنا بغداد تھا حکمت نے غیروں سے رشتہ جوڑا اپنوں سے منہ موڑا ۔ اپنی غذا اور دوسرے ملکوں کے حوالے کی فوج کی پیدا وار میں کمی ہوتی سوئے خشک کرل کی کھیتی پیتی دوا سکی اگر میلے سے مقابلہ کی طاقت نہ ہی سو رکاوٹ ہمارے

جو ہم پہ گزرے ہیں سو ۔۔۔ تو ۔۔۔

رنج قید میں اسیر ایک صورت خرابی کی

۔۔۔ کا ۔۔۔ گرم ۔۔۔ کا

پڑتے تو گزشتہ زمانہ کی بڑی بڑی آنکھوں سے خان جیسے بستی کی سردی بیماری سے مرنے لگے اور خاک ہو جانے کا حال معلوم ہے کہ ہم نہیں کر سکتے کہ چھا گئیں گے میں ہاں استاد غالب کہیں کہ

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

استاد مرحوم غالب ہی کا قول ہے ۔

ہمارا موجودہ دور تو ہیں کہ تم بھی بڑھا کہ ہم نزلہ ہو ہو ہو کے بجلی ہی گیا کبھی کہا ہم بکر فرمایا دونوں طرف میں ایک گتا ہے کہ پھر تو سے لالہ و گل کی شکل ہیں نہ یاد ہے کہ کیا ہو گا ہو کی گے اور پھر جل گئے ۔ ہم کہتے ہیں : آگے تو آگے تھے پیچھے جلنے کی سعی کو آگے کی طاقت ہی نہیں رہا ہر پیرا کر خوراک اور ابھی خوراک ہضم کرنے کی استطاعت نہیں ۔ ایک وقت کی ہی کھاکر بھی نام ہے وہ کہیں میں بیچ گئے پھیکے نہیں ۔ جالی میں سو گئے وانگر برجاہے کو کھا سو ۔ اول تو بڑھا پا دیکھنے کی نوبت ہی کب آتی ہے ۔ اور دست جاتی اور بیمار کے طبیوں جیسا ہی بچا ۔۔۔ علاوہ ایسی زندگی سے مرنا ناگوار ہو جائے ہے ایک خوبصورت نوجوان عرب ہے اسکی ایک عاشق بھی ہے وہ دونوں عرب کو بیماری نے گھیر اور اتنی لمبی کھینچی کہ بیچارہ وہ کھا گئے اتفاقا عرب مذکور کا ایک دوست عیادت کو آیا اور اتفاق سے صاحب خانہ (یعنی البیت) اکثر کی غیبی دوست نے ان کے میاں کا حال پوچھا تو جواب دیا ؎

لا ھو حی فیرجی ولا میت فینسیٰ ؎

نہ زندہ ہیں کہ امید کو کوئی کوئی

نہ مردہ ہیں کہ ہم دل سے بھلا جائے کوئی

ہمارا ظہرہ بر مستقل بھی تھا اس اگنے کا جو ہمارے آتش کی زبان سے ہو کلمات نکلے کے حق ہو گیا ۔ اس کا یہ اور جس مرتبہ وہ کلمات زبان سے نکالے جو زندہ بھی ندی کے واسطے تعینی میں لطیف ۔ جانئے آپ ایسا کی ضرورت سو دفعہ اس کا احساس ہو ۔ یہ بات وہ ہر روز وہ آسانی طے ہو گی ۔ ہندوستانی فاقہ کش کے بارے میں ابھی دنیا بھی گفتگو ہے

زندہ ہیں کہ زندگی کا شکوہ کہیں شروع ہی کیا کہ تم استعمال ہو جانے کے بعد پھر کس کے بعد والوں کو دورے تو ایسے ہی بابا جی اور حماقت کی صورت ۔۔۔ نام نکالا گیا انقلاب روزگار گردش زمانہ خدا کا نام ہے ۔ ابھی حال ہی کا آپ کا پرانا شادانہ ملوں سے ہماری کی تعطیلیں منا رہا ہے تو اس زمانہ سے کیا لگا ۔ اسے شکار نہیں بھیجا ہے کو یا تکا سنے کے قرار پیش نہیں یا ہوا چڑھا اور منزل تک پہ پہنچنے ہی کو گیا تو سیر کیا قصہ ۔ یا خریدا ۔ یا وجود اس کو تو یہ چیز ہماری یہ بھی ہر سے ہو جاتے ہیں ایسی ہی ۔۔۔ جو کھاوا بھی لوگوں کے خریدار جو جانے کے بعد وہ جو کہتے تھے پھر کمائی کو ٹ گئے اور لگے جانا تو بتانے تو شاد و ۔ میں کیا کروں آپ تو ہوتے ناراض ہیں ۔ میرے برادر محترم آغا نجانی رشتہ علیہ الرحمۃ ریک ملی مشک نے ہی آپ کو کہا تھا اب میری ادری ہے جہاں تو کہ کیا ہم فاضل ناقد نہیں کسی شاعر نے انصاف کی بات کی ہے ؎

چرخ از گر نیزار بار بیچارہ تر است

ہندوستانی اکیڈمی صوبہ متحدہ

مطبوعات

۱ ۔ ازمنہ وسطیٰ میں ہندوستان کے معاشرتی اور اقتصادی حالات ۔ از ڈاکٹر عبد اللہ یوسف علی ۔ ایم ۔ اے ایل ایل ایم ۔ سی ۔ بی ۔ ای ۔ مجلد ۔۔۔

۲ ۔ ایضاً ایضاً غیر مجلد ۔۔۔

۳ ۔ آئندہ زبان اردو ہے ۔ از ۔۔۔ ۔۔۔

۴ ۔ عربوں سے پہلے عرب اور ہندوستان کے تعلقات از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ۔ ۔۔۔

زیر طبع

۱ ۔ مسلمانوں کے تمدن پر ہندوؤں کا اثر ۔ از مولانا ۔۔۔ صاحب عباسی ۔ ۔

۲ ۔ ترجمہ رستانی کا ہندوستانی تمدن ۔ اردو سے ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ پنڈت ۔۔۔

۳ ۔ ہندی شاعری ۔ از ڈاکٹر اعظم کریوی ۔ ۔ ۔

۴ ۔ ۔۔۔ ترجمہ ۔۔۔ صاحب ایم ۔ اے ۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵ ۔ قرون وسطیٰ ۔ ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ ۔۔۔ (ڈپٹی ڈائرکٹر ۔۔۔) ۔ ۔ ۔

کائنات اور مکونات صرف بر بحال ہے کوئی چیز لازوال نہیں۔ انسان کی ذات جو خود ایک خیال ہے وہ غل ہوتا ہے پھر اور اداروں کی جگہ میں گر کر جدل ہوتا۔ کہا کہتے ہیں دنیا انسان کا دل ہے۔ دل جس طرح کروٹ لیتا ہے اسی طرح اسکی دنیا پلٹ جاتی ہے۔ ظاہر ہو جاتا ہے یعنی جب بادل سے نہیں جاتا تو پھر پھیر دردا نہ ہماری آتش کی ہم لاتے ہیں۔

غل مچا ہے (ربانی) پچھلے ہفتہ ایک صاحب کی کتاب ضبط کی گئی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان میں حاکم قانون کی پابندی کرانے کے واسطے اگر جیل خانہ جات کرتا! سچائی کی عادت بتانا اُن کا فرض نہیں۔ قانون کی رو میں جو آ جائے جب تک سچا دشمن بنا کے جیل کی کوٹھری میں لا بٹھا دیا جاتا ہے مصنف صاحب کی کتاب ضبط ہو گئی ایسی جو محنت کر دل ہی کیا بھی دستک! اور میرے دوسرے ساتھی تجھے شرقیہ کے عادی نہیں چاہے چاند سورج کے ذریعے سے کوئی بیرونی پیدائش کرے یا گھڑی کی گھنٹہ ہے یا کسی اور چھوٹی سے چھوٹی آن سے ہر آن نئی ہو گی لیس جو مسافر یک جھپکائے ہی گزر جائے اُسے علوم کو دنیا کہاں کا انصاف ہے کہ اور ہی قسمت لوگ کہتے ہیں کہ زمانہ سچائی کا نہیں۔ سچ کی قدر نہیں۔ جھوٹ کے آگے سچا روتا ہے۔ ایسی کتاب کی ضبطی جیسی اسیران بلا کا حال کھا جو سرکاری ردی کی ٹوکری میں دائم الحبس ہونے کی اور رُوئے قانون ہر طرح مستوجب ہے۔ دائم الحبس قید بے میعاد کا دوسرا نام ہے جیسے شادی کی قید میں گرفتار ہونا۔ اب اس کتاب کو ردی خانے میں کیڑے چاٹیں گے اور چاٹنے کے بعد مادّہ مصنف یا غنی کے پیکر بے روح میں سما جائیں گے۔

مت تہہ اسیران محن کیا کیجے
کل کے خبر و نکہ ہے تو لا شارع ہم

ایسی صدہا تقریریں ضبط ہوئیں اور بڑے بڑے مادر کے خیالات مجلد ہو گئی ہیں۔ حکومت اپنا فائدہ دیکھتی ہے

اسے کسی آزاد خیالی کی پروا نہیں جتا ہو ہائیکورٹ کلکتہ میں حکم ضبطی کے خلاف جو اپیل کی گئی تھی اسکی تجویز کا آخری حصہ بہت دلچسپ ہے۔ بات یہ ہے کہ کتاب میں دو قسم کے بیان ہیں ایک بیان تو مشتعل ہے دوسرا مشورہ ہے۔ اعتراض کی تفاصیل سے حکومت راضی نہیں۔ وہ کسی سے کہ قسم کو ہر تنے جاری ہو یاں رہ نہ جو اس سے ہماری بدنامی ہوتی ہے۔ بدنامی کا لازمی نتیجہ ہے تحقیر اور تحقیر اسکی ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ رہا مشورہ یا بحث کا معاملہ تو وہ باعث بغاوت نہیں۔ دفعہ ۱۲۴ جس کی رو میں یہ کتاب آ گئی ایسی قسم کی تحسین ہے۔ لہذا کتاب دائم الحبس انعام ضبطی کا۔ جج صاحب فرماتے ہیں (آخری حصہ) کا قانون واضح اور غیر مبہم ہے۔ ایسی مستثنیات نہیں اگر یہ ادھورا ہے تو جناب کے ہر شے کی ذرک سے رائے لے جا کر کونسل کے کھڑے گھاٹ اور نئے رنگ میں تعصب دکھاؤ۔ ہم تو الفاظ کے بندے ہیں انصاف کے باپ کے نوکر نہیں۔ (رہنمایان پنچ)

معلوم ہوتا ہے کہ جج صاحب کا مل دکیل کے معقول اور مؤثر دلائل سن کے دکھاگر قانون سے مجبور ہو گئے۔ ہائے بے بسی۔

دفعہ ۱۲۴ کی عبارت حضرت شاہ کی حکومت کے خلاف منافرت پیدا کرنے والے کی دشمن ہے اور حکومت کی قانونی حد یہ ہے کہ وہ عبارت رو سے قانون قائم ہے۔ اس لحاظ سے "الالفاظ المکرمۃ والمکرمۃ علی الالفاظ" سے یہی متعلق ہے مگر جال کی کھڑیاں نہ انصاف کی ذمہ دار ہیں نہ ظلم کے باپ کی جاگیردار۔ ہاں جی کی نوکری ہیں۔ ارے چپ اور زبان ٹپ کہیں تم بھی دفعہ ۱۲۴ کی رو میں آ کے بحق سرکار ضبط نہ ہو جائے اور تم چپ دفعہ ۱۲۴ کی جامعیت قانون پر اعتراض کرنے والے کو بھی اپنے دام میں گرفتار کر سکتی ہے۔

اُن کی عقل میں جہت سی کیا کچھ
ہو گی ہے بات کی مسلمانی

(دیکھو و رفتہ) صاحب کی اپیل ختم ہوتے ہی مولانا پنچ نے چودھویں جلد کو الماری کے سپرد کیا اور قلم اُٹھا کے دسواں پندرھواں یا عزیز کا وظیفہ پڑھتے۔ پندرھویں سال میں رکھا۔ مبارک ہو۔ خدا کرے بتاثیر کے سوا اور کوئی روگ ان کو نہ ہونے پائے آمین آمین!!!

واقف

نا سفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

تحائف سال نو

پنچ

پہلے کلکتہ سے ایک صاحب پنچ مرحوم ۱۰ سال سے برابر ہوتے تھے۔ آپ جانتے ہیں عورتوں نے بال کٹوا کر مردوں نے داڑھی مونچھوں کا صفایا بول دیا لیکن پنچ کا اثر قلم پر کیسا نہ پڑا تاہم پنچ کی جو نئی کتری گئی اونچا ہوا

سمن برائے انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۲۵ سنہ ۱۹۳۰ء

بعدالت [illegible] صاحب بہادر [illegible] خفیفہ لکھنؤ

[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ ضلع لکھنؤ — مدعی

بنام

[illegible] — مدعا علیہ

[illegible]

[illegible]

آج تاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

کی قوم کا متفقہ جواب ہوگئی ہے۔ پنجابی کی شکل جو کچھ
بنتی ہوئی ہے، بالکل گھلی ہے۔ شاکل دیکھ کر
گھل ہی کی طرح کیا معنی کہ سب ہی پردہ آرام ہو سیاسی غوغا
کا تعریف یا سب ہے۔ ابھی بھی ہے کہ جیسے ہم سمجھے
تھے کہ یہ پہلی ترنگ ہے اب جو ضرورت دیکھتے ہیں
کر زمانہ کی چھپائی ہے دوسرا اخبار ہے۔ خیر وہ پہلی ہوا
دوسری بھی سیاہ جو عمل کی تربیت جاتے ہیں
کہ رسالہ ناظرافت سے بعید ہے۔ کیا ظرافت اور کیا
تعریف۔ پنچ کے مالک کا نام معلوم نہیں اڈیٹر
عنایت مولوی صاحب ہیں۔ لہٰذا ہم ظرافت پر پنچ
کے مضامین سے تعریض نہیں کرتے۔ اسلئے اودھ پنچ
کو سلامت رکھے اور ترقی ہونے دکھنے پر اکتفا کرتے
ہیں۔ امیروں کو سو روپیہ میں جو پنچ میسر آتی ہے
سترہ اور سفر کر پانچ روپیہ میں پنچ نے حضرات
سے پنچ کو غنیمت سمجھے جلدی سے اودھ پنچ منگا لیجئے۔
بازار سے مرزا کلکتہ میں پنچ کا گزر ہوتا ہے۔

آگرہ پنچ

ابھی نیا نیا خاص ہے جسے سید اعجاز حسین صاحب
نکالتے ہیں۔ پہلی ہی نمبر کا تعجب کتنا ہے حضرت
کرتے ہیں کہ فضول گوئی اور بیہودہ سے احتراز
فرمائیے۔ پہلی نمبر جو ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ
وعدے کی پابندی کی گئی ہے۔ مفید مختصر مضامین
ایسے موجود ہیں جیسے بڑی بات ہے کہ اودھ پنچ
یعنی پنجاب کی سیدھی سادی ہو چال [illegible]
لہٰذا ہم انہیں قدر باندھ اور بہادری سمجھتے ہیں۔
مگر سوال تو یہ ہے کہ اس بد طبعی کی ظرافت یا ان
کے شخصوں کے بدولت پنجاب ہی نے کیا اکھاڑا
کے بارے تو دیکھیے جب آگرہ پنچ ترقی کرتا
آگرہ پنچ کے نمبر صاحب لکھتے ہیں کہ ضرورت ہے
تعریضوں کو سر پر کا یا اجارہ جمانے کی اجازت ملی
میں جو خطا نا ہم سے پہنچے۔ جہاں سچ شوق سے
بھی کرتی ہو رہا ہے جو دوسرے پرچے کی اور یہاں
پنچ کی نگاہ میں [illegible] پانی سے کہیں بہادری
اور [illegible] وضع میں داخل کرنے کے بعد [illegible]

نہیں ہو سکتا۔ انکو اخبار نویسوں نے ادنیٰ رنگ تھا
بچا لیا ہے کیوں خوشنامی کے بیچ بیچ میں بیٹھی تھی
لنگوٹی بھی کھینچ لیا کہ جناب حضرت گھل عریاں
نظر آئیں۔ اصل اسلئے تو بھی باقی رہیں۔ گزشتہ
کمیل کی ۲۲ اور کی جو رپیہ رنگ ہا کہ
خاطر خواہ نکلتی ہے نہیں [illegible] کی حقائق
کا حصہ اخبار نویسوں کو کرتے [illegible] کو اطمینان
ہو جاتا ہے اور سوال سازی کی ہمت نہیں کرتے۔
ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ:-
• [illegible] میں آپ کے گھونی ہونے کی
ضرورت [illegible]
[illegible] سولہ پہلو نکالا ہے نہیں۔
۲ پنچ کی ضرورت [illegible] پنچ کے نامہ نگاروں کا فرض [illegible]
ضرورت ان قواعد کی پابندی کے ساتھ [illegible] تحصیل
۳ آگرہ پنچ [illegible] جو شکل [illegible] ہوگی
[illegible] بنا ہو جائیں۔
حضرت [illegible] اور جب قواعد کی [illegible] ہیں تو [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
آگرہ پنچ نے [illegible] لڑکی [illegible]
[illegible]
[illegible] اور کہ [illegible] ابھی وہی کوئی پنچ ہے
کمبخت [illegible] آ گیا ہے
[illegible] اودھ پنچ [illegible]
حضرت [illegible]
کی کہانی بڑی صاحبزادی کی [illegible]
کی صاحبزادی کی [illegible] کا افسانہ [illegible]
کے بچانے کی داستان [illegible]
[illegible]
[illegible]
جواب دیا اگر حضرت [illegible] تو خیر ورنہ اس
گستاخی کا معاوضہ کرے گا [illegible]
[illegible]

ہمیں حیرت جاتا ہوں [illegible] ہی گئی ہے
آرزو کیوں [illegible]
[illegible]

ظرافت کے پیدا ہیں۔ کلام کی بات اس [illegible]
کے ساتھ کسی جا سے [illegible] نہیں ہے [illegible]
بیچاروں کی وصل [illegible] کی جاتے [illegible] تعصب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۸ مقطع [illegible]

تقیوں کے بیان [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]



خالی چیئرز کریسنٹ الفنس ورنہ لیبر چیئرز کی صدا بلند ہونے کی توقع

ارے کرسی کو - واہ سبحان اللہ بنگلہ صاحب - واللہ تم بھی اپنے وقت کے نائک ہو؟



گل میدمد بہ بوئے تو شگفت در بہشت
یا باد صبا حکایتے گفت در بہشت

وصف تو در جہاں کرد چنیں جلوہ
سرو روز غنچہ کرد و بشگفت در بہشت

اگر آپ خوشبودار پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو عطر ساز ان کی گلکشتہ
سے معطر ایک شیشی طلب کیجئے ہمارا اشتہار غور سے ملاحظہ فرمائیے

ادھر اُدھر کی باتیں

مسٹر محمد علی جناح بعض اوقات بہت عمدہ بات کہہ جاتے ہیں آپ نے انگلینڈ پہنچ کر فرمایا کہ اگر مسلم لیگ تقسیم ہند کا مطالبہ منوانے میں کامیاب ہو گئی تو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کا جواب دینا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ صاحب کے پاس ہو رہے تو اگر کوئی ۔۔۔ وقت ضرورت ہو تو ۔۔۔ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ ہمارے ملک میں ہندوستان کا کیا مستقبل ہے تو ہندوستان کو آزاد کرانے کی کوشش اور ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہم بھی استقبال کرتے ہیں مسٹر جناح کے پیچھے اور آگے کے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور آگے ۔۔۔ دیکھتے ۔ تو کیا جواب ہے؟

ولایت کے بعض اخبار کا خیال ہے کہ ہمارے دوست ۔۔۔ کہتے ہیں کہ یہاں نہیں حکومت کا سلسلہ نہیں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ مستقل ہو جائیں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ صاحب کہتے ہیں ہیں ۔ ہندوستانیوں کے دوست ہیں یا ۔۔۔ کے ۔ اس وقت ہندوستان اور انگلستان میں جو ۔۔۔ ہو رہی ہے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کا مستقل ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کرنے کے دوست ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہندوستانیوں کے جیب میں ۔۔۔ سارا مال کھینچ کر ۔۔۔ ہندوستانی اسامیوں کا پیٹ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہمیشہ ۔۔۔ [illegible]

کیا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ نے ذرا ذرا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اس کا جواب ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ لارڈ ویول ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ لارڈ ویول کہتے ہیں کہ حقیقت کر ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور ہندوستان میں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کرنے کے کل اختیارات حاصل ہیں ۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ گر ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہندوستان ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کی جنگ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ حکومت کا سلسلہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور کہیں آزادی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ لارڈ ویول بھی آزادی دینا چاہتے ہیں۔

لارڈ رسل یہ کہتے ہیں کہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور کامل آزادی میں کوئی بڑا فرق نہیں ۔ یہی کوئی بالشت دو بالشت کا فرق ۔ یا اتنا فرق جتنا ڈارون کے بابا آدم اور موجودہ زمانہ کے انسان میں ہے اتنا فرق ۔ اور انھوں نے یہ بھی سچ کہا کہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اور اس کے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کہنا چاہیے کہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اگر ریاست ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہندوستانی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ صاحب نے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ حکومت کی جانب سے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اس کے ۔۔۔ کانگریس والے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ آج بھی ہیں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ حکومت ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اختلافات کے ۔۔۔ [illegible]

اور ۔۔۔ سبب ہی اختلافات ہے جس نے آپ کے قدم جمانے میں آپ کی طرف سے دل کھول کر ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہو گا ۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ایسی بیٹھے ۔۔۔ آپ کو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ واقعات ہیں۔

اتفاق کی قیمت ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ آزادی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کیا ہوں گے ۔ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کیا معنی کہ آزادی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ آزادی کے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ بہت ۔۔۔ ہوگی ۔ فرض ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کی لڑائی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کانگریس کی غالب ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ آپ کے مطلب کے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ آسانی کے ساتھ قانون پاس ہو جائے گا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کیسی ہے۔

ہندوستان کو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کہ اگر ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہندوستانی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ سر چاپ سنگھ کے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہو گی اور کسی کی جیب میں ۔۔۔ پیسا بھی رہ جائے تو ۔۔۔ سر چاپ سنگھ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ سر چاپ سنگھ کے اس قول کے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ایک تو یہ کہ ہندوستان ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ تسلط ہوا تو انھوں نے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کے بعد ہندوستانیوں کو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ دوسرے یہ کہ نہیں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کی صحبت ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ بگڑا ہونے کے بعد سے

برخلاف ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ بیگ ہے سود

۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ مسلمان ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ہندوستان ہے

ہمیں اپنے سر [illegible] رکھنے کی حالت میں [illegible] کی حفاظت میں کی [illegible] بھی [illegible] انگریزی [illegible] بازار میں [illegible] ہاتھ [illegible] ساتھ [illegible] اس وقت اگر کوئی [illegible] ایسی بات [illegible] ڈاکٹر [illegible] جاتی [illegible] جاتی ہیں [illegible] آنکھوں سے ناک کان کی [illegible] بھی [illegible] اور پرتاب سنگھ [illegible] جانے [illegible] اس تشبیہ [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے غیروں کو گوشت [illegible] غیروں سے بھی [illegible] کے قابل نہیں رکھا۔

واہ مسٹر [illegible] کی بدولت [illegible] بیٹا۔

کتا پالنا۔ حضرت [illegible] بعض [illegible] قرار دیا [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ [illegible] کے مریض [illegible] اور [illegible] بیان [illegible] والے آدمیوں [illegible] لاعلاج [illegible]

لاڈلے تھے کی [illegible] مسرت [illegible] ایک [illegible] بحالت [illegible] کے جلسے میں [illegible] مسٹر [illegible] صاحب [illegible] خریک تھے [illegible] سنگھ [illegible] کہ [illegible] کے ہوش [illegible] کے اور [illegible]

[illegible] رنگ [illegible]
[illegible] میں [illegible]

ہندو [illegible] کے [illegible] کا نام [illegible] خود [illegible] چیٹی [illegible] آپ نے [illegible] صاحب [illegible] دوست کی ملاقات [illegible] کھانے کی [illegible] ملاح [illegible] ہیں۔ میزبان [illegible] کی حالت صاحب نے کہا [illegible] کے گھر سے [illegible] تھا۔ کہنے کو کہ [illegible] کی نے کی [illegible] کے حق کی [illegible] ایک [illegible] آخر [illegible] جاسوس کو [illegible] کا [illegible] لینے کے لیے [illegible] وہ تو [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کہنے لگے [illegible] شراب [illegible] کھاؤں گا۔ [illegible] صاحب کیا عرض کروں [illegible] چٹنی [illegible] ہے [illegible] کر سکتا [illegible] جاتی ہے [illegible] کھانا [illegible] بیٹھ گئے۔



مسئلہ [illegible] کے متعلق اسلامی پروگرام
"[illegible] بی بی"

[illegible] ہندوستان میں [illegible] ہو گیا ہے [illegible] دیا [illegible] کرنے [illegible] آمادہ ہے۔ اول [illegible] ہندوستان کی [illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] گرمیں گے ضرور

[illegible] مبارک [illegible]

[illegible] ہندوستان کی [illegible] انہیں کے ساتھ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کرنا ہے [illegible] کے [illegible] دوسرے [illegible] کے [illegible] ہوتا ہے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] ہوتی ہے [illegible] کر [illegible] ہوتی [illegible] مقصد ہے۔ اب [illegible] سال [illegible] ہے کہ [illegible] وزیر [illegible]

ہمارے [illegible] صاحب کا [illegible] کونسل کا [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہندوستانیوں کے [illegible] کونسل میں [illegible] کی چٹنی [illegible] ہے۔ [illegible] عاشق ہوئے۔

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

بے شک آدمی کی جوانی نہیں روک سکتا لیکن ایک کے ساتھ اگر وہ ضعیفی دور کرنے کی تدابیر کام میں لائے ... [illegible] ... اعضا کو حرکت دینے ... [illegible] ... اعضا کو حرکت ... [illegible] ... کتاب میں ۳۲ اعضا ... [illegible] ... کسی استاد کے ... [illegible] ... کتاب زیادہ ... [illegible] ... مفید ... [illegible] ... ورزش ... [illegible] ... کے مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کیجئے ... [illegible] ... کو دیکھتے ہوئے ہم نے اس کی قیمت ... [illegible] ... تاکہ عام و خاص لوگ اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔

ملنے کا پتہ

سکھ سنچار کمپنی متھرا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات ... [illegible] ... کے استعمال ... [illegible] ... چکے ہیں ... [illegible] ... حاصل کرنا ... [illegible] ... اگر آپ لکھنؤ ... [illegible] ... اطبا کے ... [illegible] ... فیض ... [illegible] ... حاصل کرنا چاہتے ہیں ... [illegible] ... دواخانہ معدن الادویہ کی فہرست ... [illegible] ... تمام خط و کتابت بصیغہ راز رہتی ہے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ ... [illegible] ... لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۸ء و ۱۹۲۹ء

(۱) ... [illegible] ... کرنے والے ... [illegible] ... مضامین اور کارٹون کا مجموعہ ... [illegible] ... میں محفوظ رکھنے کے قابل ہے قیمت فی جلد ... [illegible]

(۲) ۱۹۲۸ء کی جلد ... [illegible] ... ۱۹۲۹ء ... [illegible] ... فروخت دفتر میں موجود ... [illegible]

قیمت مع محصول ڈاک ... [illegible]

(۳) جلد ... [illegible] ... کے بہترین ... [illegible] ... مضامین ... [illegible] ... کو جلد طلب فرمانا چاہیے قیمت ... [illegible] ... علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

قلم دوات لے کر جلد بیٹھ جائیے

ورنہ پچھتائیے گا

ایک ... [illegible] ... لیکن کیا ... [illegible] ... سال ... [illegible] ... خوراک ... [illegible] ... تقسیم ... [illegible] ... ڈاک ... [illegible] ... کس طرح آپ خوش رہیں گے۔

بس ... [illegible] ... کتاب کا مطالبہ کیجئے ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ...

ویشا شاستری ... [illegible]

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید ... [illegible] ... ظریف لکھنوی ... [illegible] ... سفر ... [illegible] ... اور شاعری کی ... [illegible] ... استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ۶ ... [illegible] ... ٹکٹ بھیجیے وی پی اور منی آرڈر ... [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) ... [illegible] ... پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) ... [illegible] ...

(۳) ... [illegible] ... ایجنسی ... [illegible] ...

(۴) ... [illegible] ... فروخت کرتا ہوگا ... [illegible] ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

(۵) ... [illegible] ...

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] گوگائی

ایک گراموفون کی طرح مطربوں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں کسی طرح ہر ایک راگ کہہ سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نادر بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نادر اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ